روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
منگل 5 مئی 2009ء 9 جمادی الاول 1430 ہجری 5 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 98

قیمت بھی لے جاؤ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سفر میں مجھ سے ایک اونٹ خریدا۔ مدینہ جا کر میں نے وہ اونٹ رسول اللہؐ کے حوالے کرنا تھا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو آپؐ نے فرمایا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو نفل پڑھو۔ واپسی پر آپؐ نے بلال کو فرمایا کہ مجھے رقم دے دی جائے جب میں جانے لگا تو فرمایا جابر کو بلاؤ۔ میں نے سوچا کہ آپؐ شاید میرا اونٹ واپس کر دیں گے جو مجھے بہت ناپسند تھا آپؐ نے فرمایا اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی پاس ہی رکھو۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب شراء الدواب والحمیر حدیث نمبر 1955)

روحانی پانی کو جذب کر کے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے دلوں کی زرخیزی ضروری ہے

مومنوں کی منزل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور دنیا و آخرت کی بھلائی ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی صفت النافع سے فیض پانے اور نافع الناس وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خدا تعالیٰ کی صفت النافع کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کائنات اور اس میں موجود ہر چیز خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور اسی کے اذن سے یہ نفع رساں بھی ہے یا نقصان پہنچانے والی بھی بن سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا ہر چیز کو پیدا کرنا اور پھر اسے کمال مطلوب تک پہنچانا، تمام عالم پر جاری و ساری ہے۔ تمام عالم پر تحقیق کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان پر نئے سے نئے حقائق ظاہر فرماتا ہے۔ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے لیکن بحیثیت احسان سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہنچتا ہے کیونکہ وہ تمام مخلوقات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا رب العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو اور یہ یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے۔

حضور انور نے کائنات اور اس میں پھیلی ہوئی بیشمار نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رات اور دن کی پیدائش میں ظاہری فوائد کے ساتھ روحانی اعتبار سے بھی اندھیرے کے بعد روشنی کے سامان خدا تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں اور اپنے فرشتوں، انبیاء اور مامورین کے ذریعے روحانی ظلمتوں کو دور کرنے کے لئے سامان مہیا کرتا ہے۔ جس طرح مادی طور پر کشتیوں کے ذریعے نقل و حمل کے محفوظ ذرائع پیدا فرمائے ہیں اسی طرح روحانی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے روحانی کشتیاں تیار کرتے ہیں جو بلاؤں اور آفات کے سمندر میں ماننے والوں کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی آ کر ایک روحانی کشتی تیار کی ہے اور اس میں سوار وہی لوگ ہوں گے جو اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک کتاب کشتی نوح کے نام سے تحریر فرمائی جس میں آپ نے وہ معیار بتائے ہیں جن کو حاصل کرنے یا حاصل کرنے کی کوشش کر کے ایک انسان ایک احمدی اس کشتی میں اپنے آپ کو محفوظ کر سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود نے بنائی ہے۔

امام الزمان کے حکموں اور تعلیم پر عمل کر کے ہم ہر اس روحانی پانی سے بھی فیض پائیں گے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے ذریعے ہم نے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیا۔ لیکن یاد رکھیں کہ روحانی پانی کو جذب کر کے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے دلوں کی زرخیزی ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں تین قسم کی، زرخیز، سخت اور پتھریلی زمینوں کی مثال تین قسم کے طبائع کے لوگوں سے دی گئی ہے، وہ شخص جو خود دین حاصل کر کے لوگوں تک اس دین اور علم کا فائدہ اور فیض پہنچاتا ہے۔ دوسرا ایسا شخص جو علم تو سیکھتا ہے لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا مگر اس علم کو دوسروں تک پہنچاتا ہے اور تیسری قسم کا آدمی اس پتھریلی زمین کی طرح ہے کہ روحانی بارش نہ اس کو کوئی فیض پہنچاتی ہے اور نہ دوسرے اس سے کوئی فائدہ حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک حقیقی مومن کو چاہئے کہ پہلی قسم میں شامل ہونے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جانوروں کا پھیلانا بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ایک احسان ہے۔ ان سے انسان کو حاصل ہونے والے فوائد بیان کر کے فرمایا کہ انسانی حیات میں ان جانوروں کا بہت بڑا کردار ہے۔ روحانی دنیا میں بھی ایسے مومن ہیں جو روحانی پانی سے فیضیاب ہو کر پھر زمین کی رونق قائم کرتے ہیں اور کثرت سے دنیا میں پھیل کر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کی ہوائیں روحانی دنیا میں چلاتا ہے اور اپنے مامورین اور ان کی جماعت کی ان سے مدد بھی فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے مخالف ہواؤں کے رخ بدل رہا ہے اور ایسی ہوائیں چلاتا ہے جو سعید دلوں کو حق پہنچانے کی طرف مائل کرتی ہیں۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام کہ بارشیں اور ہوائیں مومنوں کی تائید میں بھیجتا ہے پس یہ ہے ہمارا النافع خدا جو ہر آن ہمیں نفع پہنچاتا چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنی صفت النافع سے فیض پانے اور نافع بننے کی توفیق عطا فرمائے اور جو روحانی انقلاب حضرت مسیح موعود کے ذریعے مقدر ہے اس میں ہم بھی حصہ دار بننے والے ہوں۔ آمین

مقابلہ حفظ قرآن

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مقابلہ حفظ قرآن منعقد کیا جا رہا ہے۔ مورخہ 9 مئی 2009ء کو بعد نماز مغرب بیت محمود کوارٹرز تحریک جدید میں اس کا نصاب مفوضہ پارے کے پہلے تین رکوع ہیں۔ جن خدام نے اس مقابلہ میں اب تک حصہ نہیں لیا وہ بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ مقابلہ معیار خاص اور معیار عام پر مشتمل ہوگا۔ اسی طرح 24 مئی 2009ء کو بعد نماز مغرب بیت محمود کوارٹرز تحریک جدید میں فائنل مقابلہ حفظ قرآن مفوضہ پارے کے پہلے پانچ رکوع کا منعقد ہوگا۔ جس کی تکمیل پر انعامات اور اسناد خوشنودی عطا کی جائیں گی۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

ضرورت سٹاف

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نگر پار کر سندھ میں وقف جدید کے زیر انتظام جدید سہولتوں سے آراستہ طاہر ہسپتال نے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ ہسپتال کی درج ذیل خالی آسامیوں کے لئے محنتی، مخلص اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے تجربہ کار امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

لیڈی ڈاکٹر MBBS	ایک
میل نرس	ایک
فی میل نرس	ایک
لیب ٹیکنیشن	ایک
ڈسپنسر	ایک

امیدواران اپنی درخواستیں اپنے تعلیمی کوائف کے ہمراہ صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ خاکسار کے نام وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ میں بھجوائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے
خلافت احمدیہ جوبلی کے حوالہ سے شائع ہونے والی کتب

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے خدام اور اطفال کی تعلیم وتربیت کے لئے مختلف بزرگان اور اہم شخصیات کی سیرت وسوانح پر مشتمل سلسلہ شروع کررکھا ہے۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر خصوصی طور پر کتب شائع کی گئی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے بڑی محنت، شوق اور لگن سے ان کتب کو زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ ان کتب کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

سیرت حضرت مسیح موعود

تصنیف لطیف: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

صفحات: 65

حضرت مسیح موعود کی سیرت وسوانح کا مطالعہ کرنا ہم سب احمدیوں کا فرض ہے اور علم وعمل میں رنگ پیدا کرنے کا ذریعہ بھی۔ حضرت مصلح موعود نے یہ کتاب 1916ء میں تصنیف فرمائی تھی اور اس کے متعدد ایڈیشنز شائع ہو چکے ہیں۔ نہایت پُراثر اور پُرمعارف انداز میں حضرت مسیح موعود کی پاک سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔

حضرت اماں جان

مصنف: صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ

صفحات: 51

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود کی زوجہ محترمہ تھیں جو ایک مبارک نسل کی ماں تھیں۔ آپ جامع خوبیوں کی مالک تھیں۔ انتہائی نیک، تقویٰ شعار، دعا گو اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ آپ کی سیرت پر یہ کتاب محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تصنیف فرمائی اور اس کتاب کے بعض ابتدائی مسودوں کے حصے حضرت خلیفہ ثالث نے بھی ملاحظہ فرمائے۔ کتاب کو بہت آسان پیرایہ میں تصنیف کیا گیا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف

مصنف: انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

صفحات: 17

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف آنحضرت ﷺ کے قریبی صحابہ میں شامل تھے۔ آپؐ سے بہت محبت کرتے تھے۔ مصنف نے زیر نظر کتاب کو نہایت آسان انداز میں تصنیف کیا ہے۔ جس میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی زندگی کا ہر پہلو اجاگر ہوتا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ

مصنف: فرید احمد نوید صاحب

صفحات: 24

حضرت سلمان فارسیؓ مذہبی جوش اور جذبہ رکھنے والے ایک نوجوان تھے جنہوں نے محض دین کی خاطر اپنے گھر بار، رشتہ دار اور وطن کو خیر باد کہا۔ قربانیاں دیں اور اپنی آزادی بھی سلب کروالی اور آپؓ کی غلامی کی زنجیر آپ کو حقیقی آزادی کی جانب کشاں کشاں لے گئی۔ آنحضرت ﷺ کے قریب رہنے والے صحابہ میں آپؓ کا شمار ہوتا ہے۔ مصنف نے دلچسپی کو بڑھانے کے لئے آپ کی سوانح کو آپ بیتی کے رنگ میں خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

سیدنا بلالؓ

تصنیف: حسن محمد خان صاحب ایم اے

فرید احمد نوید صاحب

صفحات: 51

آنحضرت ﷺ کے قریبی ساتھیوں میں حضرت بلالؓ کا شمار کیا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ نے جنت میں آپؓ کے قدموں کی چاپ سنی۔ اسلام کی خاطر آپ نے بہت سی تکالیف برداشت کیں۔ یہ کتاب تیسری مرتبہ شائع ہو رہی ہے اور مصنفین نے آپ بیتی کے انداز میں حضرت بلالؓ کی زندگی کو مکمل بیان کیا ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ

مصنف: انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

صفحات: 41

حضرت رسول کریم ﷺ کو جو عظیم الشان نشانات دیئے گئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آپؐ کے شدید ترین دشمن آپ پر ایمان لائے اور پھر انہوں نے ایسی عظیم الشان قربانیاں دیں کہ دنیا میں ان کی مثال تلاش کرنا مشکل ہے۔ ان میں سے حضرت خالد بن ولیدؓ بھی ہیں۔ آنحضرتؐ نے آپ کو اللہ کی تلوار فرمایا۔ مصنف نے حضرت خالد بن ولیدؓ کے حالات زندگی آپ بیتی کے رنگ میں مرتب کئے ہیں اور آپؓ کی زندگی کا ہر گوشہ نمایاں کر کے پیش کیا ہے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب

مصنف: برہان الدین صاحب

صفحات: 24

حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے جو رفقاء کی صورت میں عظیم الشان وجود عطا فرمائے ان میں سے ایک حضرت میر ناصر نواب صاحب بھی ہیں۔ آپ کا مقام اس لحاظ سے بھی بہت بڑھ جاتا ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کا خسر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ دن رات خدمات سلسلہ میں مصروف رہنے والے اس وجود کو اللہ تعالیٰ نے قلمی اور تقریری ملکہ بھی عطا فرمایا تھا۔ بہت دلچسپ انداز میں اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب

مصنف: فخر الحق شمس صاحب

صفحات: 37

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ایسے چند افراد میں سے ہیں جنہوں نے زندگی کی ہر قسم کی آسائش میسر ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعود کو قبول کر کے ہر قسم کی تنگی کو برداشت کیا۔ آپ پر بڑے بڑے ابتلاء آئے لیکن آپ کے پائے ثبات پر لغزش نہ آئی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود کا شرف دامادی حاصل ہوا۔ یہ وہ وجود ہیں جن کی باتیں اور یادیں دل کو نیکیوں کی طرف مائل کرتی ہیں۔ کتاب ہذا میں آپ کی زندگی کے ہر گوشہ کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

تصنیف: انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

صفحات: 45

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مسیح موعود کے پوتے اور تیسرے خلیفہ تھے۔ آپ کی پیدائش الٰہی بشارات کے تحت ہوئی۔ آپ نہایت ذہین، حلیم، منکسر المزاج، مگر مصمم ارادہ کے مالک تھے۔ آپ نے 16 سال سے زائد عرصہ تک خلافت احمدیہ کی عظیم الشان ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ مصنف نے نہایت لطیف پیرائے میں آپ کی سیرت وسوانح کو قلمبند کیا ہے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

مصنف: سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

صفحات: 27

حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ کو نبی کریم ﷺ کے کلام سے عشق تھا اور آپ نے اس کو اتنی ہی لگن سے پڑھا کہ برصغیر پاک و ہند میں کوئی آپ کے پایہ کا عالم حدیث نہ ہوا۔ آپ نے بے لوث خدمات دینیہ سرانجام دیں اور آنے والوں کے لئے قابل قدر نمونہ چھوڑ گئے۔ آپ کی زندگی کے حالات و واقعات مصنف کتاب ہذا نے بڑی محنت اور لگن سے جمع کئے ہیں۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب

مصنف: محمد محمود طاہر صاحب

صفحات: 38

حضرت منشی اروڑے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ہر قدم ترقی کی جانب تھا۔ حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ سے محبت اور عقیدت آپ کی شخصیت کا ایک روشن پہلو ہے۔ آپ نے نہایت کم عمری میں ایک چھوٹے درجہ سے نوکری شروع کی اور حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی برکت سے ترقی کرتے کرتے "خان بہادر" کا خطاب پا گئے۔ آپ ان رفقاء کپورتھلہ میں شامل تھے جن کو حضرت مسیح موعود کی دلی محبت کا شرف حاصل تھا۔ مصنف نے بڑی محنت سے آپ کے حالات زندگی مدون کئے ہیں۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب

مصنف: سید عمران احمد شاہ صاحب

صفحات: 34

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب کا تعلق ایک گدی نشین خاندان سے تھا مگر آپ بچپن سے ہی نہایت سادہ مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کے بعد تو آپ کی زندگی ہی بدل گئی۔ حضور کی خدمت میں تندہی سے لگ گئے۔ آپ نے بہت سی اعلیٰ خدمات دینیہ سرانجام دیں اور نیک اور قابل تقلید نمونہ چھوڑا۔ آپ کی سیرت وسوانح کے جملہ گوشوں کو مصنف نے کتاب ہذا میں خوب واضح کیا ہے۔

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی

مصنف: چوہدری ظفر اللہ خان طاہر صاحب

صفحات: 21

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی صاحب حضرت مسیح موعود کے خاص رفقاء میں شامل ہوتے ہیں۔ آپ حضور کی ایک تحریر پڑھ کر آپ پر ایمان لائے اور خلافت احمدیہ کے سچے اطاعت گزار رہے اور بے مثال خدمت دین انجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کے حالات وواقعات مصنف نے نہایت آسان پیرایہ میں جمع کئے ہیں۔

سیکھوانی برادران

مصنف: منیر الدین شمس صاحب

صفحات: 36

سیکھوانی برادران یعنی حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی، حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی اور حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی، ان چند خوش نصیبوں میں سے تھے جو حضرت اقدس مسیح موعود سے بہت ابتدائی زمانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے حضرت اقدس سے بے پایاں اخلاص کا ثبوت ہمیں حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے بارہا نظر آتا ہے۔ مصنف نے ان تینوں قابل قدر شخصیات کی سیرت وسوانح کو بہت اچھے انداز میں مدون کیا ہے۔

(ایف شمس)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خطبہ جمعہ

بلغاریہ اور ہندوستان کے نو احمدیوں کے اخلاص اور ثبات قدم کا محبت بھرا تذکرہ

تاریخ ہمیشہ اس بات پر گواہی دے گی کہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو جماعت کے افراد کی روحانی مادی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ مظلوموں کے لئے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ چاہے وہ کشمیریوں کی آزادی کا معاملہ ہو یا فلسطین کی آزادی کا معاملہ ہے یا برصغیر پاک و ہند میں حقوق کا معاملہ ہے

خلافت احمدیہ کی برکت اور ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مدد فرماتے ہوئے جماعت کو ابتلاؤں سے نکالا۔ جماعت نے جو صبر کے نمونے ان حالات میں دکھائے اور آج تک دکھا رہی ہے یہ خلافت سے وابستگی کی وجہ ہے

احمدیوں نے تو تمام تر ظلموں کے باوجود ملک کی بہتری کیلئے کوشش بھی کرنی ہے اور دعا بھی کرنی ہے اور وہ کریں گے

اس ملک کی تعمیر میں بھی جماعت احمدیہ نے بہت کردار ادا کیا ہے اور اس کے بچانے میں بھی جماعت کی دعائیں ہی کام آئیں گی

ملتان میں دو احمدی ڈاکٹروں مکرم ڈاکٹر شیراز باجوہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر نورین شیراز صاحبہ کی دردناک قربانی کا دلگداز تذکرہ

اور ان کے ساتھ مکرم ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب اور مکرمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں شریف احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 مارچ 2009ء بمطابق 20 امان 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں آج سے 120 سال پہلے اس مہینے میں، 23 مارچ کو (۔) وہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے (۔) کو بڑی خوشخبری کی صورت میں عطا فرمائی تھی۔ (۔)

پس (۔) جماعت کا ایک دور 23 مارچ 1889ء کو شروع ہوا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ (۔) (تذکرہ ایڈیشن چہارم ۔2004ء صفحہ 134) آپ نے ازالہ اوہام میں اس کا ترجمہ یوں فرمایا کہ جب تُو نے اس خدمت کے لئے قصد کر لیا تو خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے رُوبرو اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے۔ خدا کا ہاتھ ہو گا جو ان کے ہاتھ پر ہو گا۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 565)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہو گا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت در پیش ہے''۔ (فتح اسلام صفحہ 42-43۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 24-25)

بہرحال آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق 23 مارچ 1889ء کو بیعت لی اور سینکڑوں خوش قسمت اس روز اس کشتی میں سوار ہوئے اور یہ تعداد بڑھتے بڑھتے آپ کی زندگی میں ہی لاکھوں تک پہنچ گئی اور ان بیعت کرنے والوں نے اپنی بیعت کے حق بھی ادا کئے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور وہ لوگ روحانی منازل طے کرتے چلے گئے۔ اُن پر بھی مخالفت کی خوفناک اور اندھیری آندھیاں چلیں۔ اپنوں اور غیروں کی دشمنی کا انہیں سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ آپ کی بیعت میں آنے کے جرم میں بعض کو (۔) بھی کیا گیا۔ جن میں سب سے بڑے (۔)، جن کو اذیت دے کے (۔) کیا گیا، وہ صاحبزادہ سید عبداللطیف (۔) ہیں۔ جنہیں (۔) فتوے پر بادشاہ کے حکم سے ظالمانہ طور پر پہلے زمین میں گاڑا گیا اور پھر سنگسار کر کے (۔) کیا گیا (۔) لیکن تمام تر مخالفتوں اور ظلموں اور حکومت کو آپ کے خلاف بھڑکانے کی سازشوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ سلسلہ ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا اور آپ کے سپرد جو کام تھے ان کی تکمیل کرتے ہوئے آخر 26 مئی 1908ء کو آپ الٰہی تقدیر کے تحت اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی کے الفاظ میں فرمایا تھا کہ آپ کی جماعت کا دوسرا دور قدرت ثانیہ کی صورت میں شروع ہو گا۔ جس کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''غرض (اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے''۔

(رسالہ الوصیت صفحہ 4-5۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

پس جب یہ دوسرا دور شروع ہوا تو جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا بعض بدقسمت شبہات میں بھی پڑ گئے اور اپنی اناؤں کے چکر میں بھی پڑ گئے۔ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بڑے واضح الفاظ میں سمجھا کر اصلاح کی طرف مائل کرنے کی کوشش بھی کی لیکن ان کی بدقسمتی کہ خلافت ثانیہ کے انتخاب خلافت کے موقع پر ان میں سے بعض مرتد بھی ہو گئے اور اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہ کی کہ

گرتی ہوئی جماعت کو اللہ تعالیٰ .... سنبھالتا ہے۔ انہوں نے باوجود عقلیں رکھنے کے یہ نہ سوچا کہ کشتی میں سوار ہو کر غرق ہونے سے وہی نجات پائے گا جو دوسری قدرت کے ساتھ جڑا رہے گا اور وہ دوسری قدرت کوئی انجمن نہیں بلکہ خلافت ہے۔ پس آج ہم خوش قسمت ہیں جو خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی وجہ سے اس کشتی میں سوار ہیں جو حضرت مسیح موعود نے بنائی اور غرقابی سے بچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے اوپر ہے۔ دنیا قعر مذلت میں گرتی چلی جارہی ہے اور احمدی اپنے قادر و توانا خدا کے فضلوں کے نظارے دیکھ رہے ہیں۔

1908ء سے لے کر آج تک نئے سے نئے حربوں کے ساتھ دشمن جماعت کو ختم کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر بڑے ابتلاء کے بدنتائج اور دشمن کی مذموم کوششوں سے جماعت کو محفوظ رکھتا چلا جارہا ہے اور جوں جوں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جماعت دنیا میں پھیل رہی ہے، حسد اور مخالفت کی آگ بھی اسی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ مخالفتیں بڑھ رہی ہیں اور جہاں جہاں .... بس چلتا ہے وہ خدا کے نام پر ان ظلموں کے کرنے سے نہیں چوکتے جو احمدیوں پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہر مخالفت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے بتایا ہوا ہے کہ مومنوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ابتلاء آویں جیسے فرمایا (۔) (العنکبوت:2-3) یعنی کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف امنّا کہنے سے چھوڑ دیئے جائیں گے اور وہ فتنوں میں نہ پڑیں گے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 298۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا: ''غرض امتحان ضروری شے ہے اس سلسلے میں جو داخل ہوتا ہے وہ ابتلاء سے خالی نہیں رہ سکتا۔ ہمارے بہت سے دوست ایسے ہیں کہ وہ ایک طرف ہیں اور باپ الگ''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 258۔ مطبوعہ ربوہ)

یعنی احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ماں باپ سے بھی علیحدہ ہیں۔

اور پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''جب سخت ابتلاء آئیں اور انسان خدا کے لئے صبر کرے تو پھر وہ ابتلاء فرشتوں سے جاملاتے ہیں''۔ اور فرمایا کہ نبیوں پر جو ابتلاء آتے ہیں اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے ملائے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 305 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ بغیر امتحان ترقی محال ہے۔ پس یہ ایمان میں پختگی کے لئے وہ نصائح ہیں جن کو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں نے پکڑا ہوا ہے اور ہر احمدی اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ہماری مخالفتیں، ہماری ترقی کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بلغاریہ کے نومبائعین کا ذکر کیا تھا۔ یعنی کچھ تو ان میں نئے احمدی ہیں، کچھ چند سال پہلے احمدی ہوئے۔ انہیں وہاں کے مسلمان مفتی کے کہنے پر جس کا حکومت میں بڑا عمل دخل ہے پولیس نے ہراساں کیا اور پولیس احمدیوں کو پکڑ کر سٹیشن بھی لے گئی تھی۔ ان لوگوں کو جب مَیں نے سلام بھجوایا اور حال وغیرہ پوچھا تو مربی صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے ہر ایک سے انفرادی رابطہ کیا اور جب پیغام دیا تو ہر ایک کا یہ جواب تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایمان میں مضبوط ہیں۔ یہ تکالیف تو کوئی چیز نہیں ہیں اور بعض تو جذباتی ہو کر رونے لگے اور میرے لئے پیغام بھجوایا کہ آپ فکر نہ کریں۔ ہم جماعت کی خاطر انشاء اللہ تعالیٰ ہر تکلیف برداشت کریں گے۔ ہمارے لئے صرف دعائیں کرتے رہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے کیا انقلاب برپا کیا؟ یہ انقلاب نہیں تو اور کیا ہے کہ قربانی کی روح کو، قرآن کریم کی تعلیم کو احمدیت قبول کرنے کے بعد حقیقی رنگ میں سمجھنے لگ گئے ہیں۔

وہ فہم و ادراک پیدا کر دیا ہے جس نے انہیں اس حقیقت سے آشنا کر دیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے تو امتحانوں میں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ یورپ میں رہنے والے کبھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور پھر وہ لوگ جو بڑا عرصہ کمیونزم کے زیر اثر رہے ہوں۔

حضرت مسیح موعود اور خلافت سے ان کا ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فضل .... جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے احمدیوں پر فرما رہا ہے۔ اسی طرح آج کل ہندوستان کی نومبائع جماعتوں پر بھی بہت زیادہ ظلم ہو رہا ہے اور یہ ظلم بھی وہاں حسب روایت نام نہاد (۔) کر رہے ہیں اور (۔) کے کہنے اور اکسانے پر وہاں کے (۔) کر رہے ہیں اور حکومت اس لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے کہ عنقریب وہاں انتخابات ہونے والے ہیں اور (۔) کے ووٹ انہیں چاہئیں جبکہ احمدیوں کی کوئی ایسی طاقت نہیں ہے۔ لیکن ان ظلم کرنے والوں کو بھی اور اس ظلم ہونے پر آنکھیں بند کرنے والوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ دنیاوی طاقت تو بے شک نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ وہ ہمارا مولیٰ ہے اور جب وہ مدد کو آتا ہے تو ہر چیز کو خس راہ کی طرح اڑا کر رکھ دیتا ہے۔ جب اس کی تقدیر چلتی ہے تو پھر کوئی چیز اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ پس ہندوستان کے احمدی بھی صبر اور حوصلے سے کام لیں۔ دعاؤں میں زیادہ شدت پیدا کریں اور اپنے ربّ کے ساتھ تعلق کو پہلے سے بڑھ کر بڑھائیں۔

(۔) ان کی ہر کوشش کے بعد جماعت کے قدم ترقی کی طرف پہلے سے آگے ہی بڑھے ہیں۔ لیکن یہ سب دیکھ کر بھی ان کو احساس نہیں ہوا کہ یہ چیز ثابت کرتی ہے کہ جماعت کسی انسان کی قائم کردہ نہیں بلکہ خدا کی قائم کردہ جماعت ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے جیسا کہ مَیں نے شروع میں بتایا تھا کہ ایک پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان خوشخبری کے پورا ہونے کا کھلا کھلا نشان ہے۔ (۔)

جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کے حقوق کے لئے کیا کوششیں کیں اس بارے میں ان کے اپنوں کے بعض بیان پڑھ دیتا ہوں کیونکہ 23 مارچ کا دن یوم پاکستان کے طور پر بھی منایا جاتا ہے۔ تو اس حوالے سے اتفاق سے یہ چیز بھی آج سامنے آ گئی۔ تاکہ شریف النفس لیکن علم نہ رکھنے والوں کو پتہ چلے کہ کیا ہے؟ کیونکہ یہ لوگ (۔) کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور اس وجہ سے پاکستان کی تاریخ کو بھی نہیں جانتے۔

ایک ممتاز ادبی اور صحافی شخصیت مولانا محمد علی جوہر صاحب تھے۔ اپنے اخبار ہمدرد 26 ستمبر 1927ء میں انہوں نے لکھا کہ:

''ناشکری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں...... اور وہ وقت دور نہیں جبکہ (۔) کے اس منظم فرقے کا طرز عمل سوادِ اعظم (۔) کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت (۔) کے بلند بانگ ودر باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا''۔

(اخبار ہمدرد مورخہ 26 ستمبر 1927ء بحوالہ تعمیر ترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ صفحہ 8)

یعنی جو اعلان وہ کرتے پھرتے ہیں ظاہر میں تو بڑے بلند بانگ دعوے ہیں لیکن اصل میں بالکل معمولی ہیچ چیزیں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی جماعت ایک مشعل راہ ثابت ہوگی۔

پھر انقلاب اخبار کے مولانا عبد المجید سالک صاحب، مسلمانوں کے بہت مشہور لیڈر رہے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

''جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اس تبصرے کے ذریعہ سے'' (جو ایک تبصرہ اس وقت مسلمانوں کی حالت پہ تھا اس تبصرے کے ذریعہ سے) ''مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت انجام دی

ہے جو بڑی بڑی (۔) جماعتوں کا کام تھا وہ مرزا صاحب نے انجام دیا‘‘۔

(انقلاب 16 نومبر 1930ء بحوالہ تعمیر ترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ صفحہ 9)

پھر ہر ایک جانتا ہے کہ پاکستان بنانے کے لئے قائداعظم کا ہی اصل میں ہاتھ ہے ان پر ایک وقت ایسا آیا کہ وہ مایوس ہو کر ہندوستان چھوڑ کر یہاں انگلستان میں آ گئے تھے۔ انہوں نے خود لکھا ہے کہ ’’مجھے اب ایسا محسوس ہونے لگا کہ مَیں ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ نہ ہندو ذہنیت میں کوئی خوشگوار تبدیلی کرسکتا ہوں نہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول سکتا ہوں۔ آخر مَیں نے لنڈن ہی میں بود و باش کا فیصلہ کرلیا‘‘۔

(قائد اعظم اور ان کا عہد‘ از رئیس احمد جعفری صفحہ 192 بحوالہ تعمیر وترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ صفحہ 9)

یہ جو صورتحال تھی اس سے ہند کے جو مسلمان تھے ان کو بڑا سخت دھچکا لگا اور سب سے زیادہ ہمدردی تو جماعت احمدیہ کو تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو تھی۔ تو آپ نے اس کے لئے بڑی کوشش کی اور یہاں لندن میں اس وقت مولانا عبدالرحیم درد صاحب امام تھے، ان کے ذریعہ سے قائداعظم پر زور ڈالا کہ وہ دوبارہ ہندوستانی سیاست میں آئیں اور بڑی کوششوں سے درد صاحب نے ان کو قائل کیا۔ آخر قائداعظم نے خود کہا کہ امام صاحب کی بڑی ترغیب تھی اور ان کی بہت زیادہ زور اور تلقین نے میرے لئے کوئی جائے فرار باقی نہ چھوڑی۔

بلکہ ایک غیر از جماعت مورخ اور صحافی م۔ش صاحب ہیں، انہوں نے بھی لکھا کہ ’’مسٹر لیاقت علی خان اور مولانا عبدالرحیم درد امام لندن ہی تھے جنہوں نے مسٹر محمد علی جناح کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں اور وطن واپس آ کر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس کے نتیجہ میں مسٹر جناح 1934ء میں ہندوستان واپس آ گئے اور مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں بلا مقابلہ منتخب ہوئے‘‘۔

(پاکستان ٹائمز 11 ستمبر 1981 سپلیمینٹ II کالم نمبر 1 بحوالہ تعمیر وترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ صفحہ 10)

جسٹس منیر جو 1953ء کے عدالتی کمیشن کے صدر تھے انہوں نے لکھا ہے کہ "احمدیوں کے خلاف معاندانہ اور بے بنیاد الزام لگائے گئے ہیں کہ باؤنڈری کمیشن کے فیصلے میں ضلع گورداسپور اس لئے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا کہ احمدیوں نے ایک خاص رویہ اختیار کیا اور چوہدری ظفراللہ خان نے جنہیں قائداعظم نے اس مشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے پر مامور کیا تھا خاص قسم کے دلائل پیش کئے۔ لیکن عدالت ہذا کا صدر جو اس کمیشن کا ممبر تھا، (جسٹس منیر اس کمیشن کے ممبر بھی تھے) اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفراللہ خان نے گورداسپور کے معاملے میں کی تھی۔ یہ حقیقت باؤنڈری کمیشن حکام کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کرسکتا ہے۔ چوہدری ظفراللہ خان نے مسلمانوں کے لئے نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالتی تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت ہے‘‘۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت المعروف منیر انکوائری رپورٹ صفحہ 305 جدید ایڈیشن)

یہ الگ مملکت جس کا نام پاکستان رکھا گیا اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور آپ کی ہدایت پر جماعت کے افراد نے جو کوششیں کیں ان کی ایک دو مثالیں مَیں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں۔

تاریخ ہمیشہ اس بات پر گواہی دے گی کہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو جماعت کے افراد کی روحانی مادی اور اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ مسلم اُمّہ کے لئے بھی بوقت ضرورت اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ چاہے وہ کشمیریوں کی آزادی کا معاملہ ہو یا فلسطین کی آزادی کا معاملہ ہے یا برصغیر پاک و ہند میں (۔) کے حقوق کا معاملہ ہے۔ تاریخ جو جماعت احمدیہ کی تاریخ ہے اس بات پر گواہ ہے کہ ہمیشہ جماعت احمدیہ (۔) کے حقوق کے لئے صف اوّل میں رہی ہے۔ ....

ان تمام ظلموں کے باوجود جو جماعت احمدیہ پر روا رکھے گئے خلافت احمدیہ کی برکت سے ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مدد فرماتے ہوئے جماعت کو ان ابتلاؤں سے نکالا۔ جماعت نے جو صبر کے نمونے ان حالات میں دکھائے اور آج تک دکھا رہی ہے یہ خلافت سے وابستگی کی وجہ ہے۔ اور اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود سے عہد بیعت باندھنے والوں نے اپنے عہد بیعت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں۔

آج کل کی حکومتیں جو پاکستان میں مرکزی اور صوبائی سطح پر قائم ہیں۔ ان کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ان لوگوں کو پاکستان کی بقا عزیز ہے جس کے لئے ہر احمدی اور ہر شریف النفس شہری ہمیشہ کوشش بھی کرتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے تو اس پاکستان کو قائم کریں جو حضرت قائداعظم قائم کرنا چاہتے تھے۔ نہ یہ کہ مذہبی بنیادوں پر نفرتوں کی دیواریں کھڑی کی جائیں۔ مذہب کی بنیاد پر دوسروں کے خون سے ہولی کھیلی جائے۔

قائداعظم کیا فرماتے ہیں؟ 1947ء کے صدارتی خطبہ میں، اسمبلی میں جو دستور ساز اسمبلی تھی، اس میں قائداعظم کا یہ ارشاد دیکھیں اور پاکستان کی 1974ء کی اسمبلی نے جو فیصلہ کیا تھا وہ بھی دیکھیں۔ قائداعظم نے تو یہ فرمایا تھا کہ:

’’اگر ہمیں پاکستان کی اس عظیم الشان ریاست کو خوشحال بنانا ہے تو ہمیں اپنی تمام تر توجہ لوگوں کی فلاح و بہبود کی جانب مبذول کرنا چاہئے۔ خصوصاً عوام اور غریب لوگوں کی جانب۔ اگر آپ نے تعاون اور اشتراک کے جذبے سے کام کیا تو تھوڑے ہی عرصے میں اکثریت اور اقلیت، صوبہ پرستی اور فرقہ بندی اور دوسرے تعصّبات کی زنجیریں ٹوٹ جائیں گی‘‘۔

فرمایا کہ: ’’ہماری ریاست کسی تمیز کے بغیر قائم ہو رہی ہے۔ یہاں ایک فرقے یا دوسرے فرقے میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ یہاں ذات یا عقیدوں میں کوئی تمیز نہ ہوگی۔ ہم اس بنیادی اصول کے تحت کام شروع کر رہے ہیں کہ ہم ایک ریاست کے باشندے اور مساوی باشندے ہیں۔ آپ آزاد ہیں، آپ اس لئے آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں، آپ آزاد ہیں کہ اپنی مسجدوں میں جائیں یا پاکستان کی حدود میں اپنی کسی عبادت گاہ میں جائیں۔ آپ کا تعلق کسی مذہب، کسی عقیدے یا کسی ذات سے ہو اس کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات بطور نصب العین اپنے سامنے رکھنی چاہئے‘‘۔ یہ قائداعظم فرما رہے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ بات بطور نصب العین اپنے سامنے رکھنی چاہئے اور ’’آپ یہ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہ رہے گا اور مسلمان مسلمان نہ رہے گا۔ مذہبی مفہوم میں نہیں کیونکہ ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی مفہوم میں اس مملکت کے ایک شہری کی حیثیت سے‘‘۔

(افکار قائداعظم صفحہ 358 مرتبہ محمود عاصم۔ ناشر مکتبہ عالیہ ایبک روڈ لاہور)

احمدیوں نے تو تمام تر ظلموں کے باوجود ملک کی بہتری کے لئے کوشش بھی کرنی ہے اور دعا بھی کرنی ہے اور وہ کریں گے۔ لیکن احمدیوں کو نقصان پہنچانے والے یہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر تم سے ایک دن ضرور بدلہ لے گی۔ آئے دن قانون اور (۔) کی آڑ میں احمدیوں کو جو (۔) کیا جاتا ہے یہ خون کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہمیشہ یاد رکھو۔ فرمایا کہ (۔) (النساء: 94) اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے اور وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

پس اللہ کے عذاب سے ڈرو۔ ایمان کے بارے میں تو حدیث میں آتا ہے کہ سب سے افضل ایمان کا حصہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا ہے۔ پورا کلمہ بھی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل حصہ صرف لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دینا ہے۔ اور پھر وہ واقعہ جب ایک صحابی نے جنگ کی حالت میں دشمن کو زیر کرلیا اور اس نے کلمہ پڑھ لیا اور پھر بھی انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور آنحضرت ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ نے اس شدّت سے اسے کہا کہ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے ڈر کے مارے کلمہ پڑھا ہے یا اس نے دل سے کلمہ پڑھا ہے۔ وہ صحابی کہتے ہیں اس وقت جو غصے کا اظہار آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو مَیں یہ چاہتا تھا کہ کاش مَیں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ ....

گزشتہ دنوں پھر انتہائی ظالمانہ طور پر ایک نوجوان جوڑے میاں بیوی کو ملتان میں شہید کر دیا گیا اور ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے زمانہ کے امام کو مانا۔ دونوں ڈاکٹر تھے اور بڑے ہر دلعزیز ڈاکٹر تھے۔ ایک کا نام ڈاکٹر شیراز ہے ان کی 37 سال عمر تھی اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر نورین شیراز 28 سال کی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ شہداء میں عورتوں میں سب سے کم عمر شہید ہیں۔ ان لوگوں کو اتنا بھی انسانیت کا پاس نہیں ہے کہ جو نافع الناس وجود ہیں، انسانیت کی خدمت کرنے والے ہیں، خدمت خلق کرنے والے ہیں اور تمہارے مریضوں کی خدمت کر رہے ہیں، ان کو بہیمانہ طریقے سے شہید کر دیا۔..........

ہم تو دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو بچائے۔ جہاں تک (۔) کی کوشش یا ارادے کا تعلق ہے کہ ان شہادتوں سے وہ احمدیت کی ترقی کو روک سکتے ہیں تو یہ ان کا خام خیال ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا احمدیت تو ہر قدم پر دشمنی کے بعد ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ جو کشتی خدا تعالیٰ نے خود بنوائی ہے اس کی حفاظت بھی وہ خود کرے گا اور اس کا سفر انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔ ہاں جہاں تک اِکّا دُکّا شہادتوں کا یا نقصان کا سوال ہے وہ تو ابتلا آتے رہتے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا اور جو شہادت پانے والے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اپنی دائمی زندگی پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔ بہرحال احمدی بھی، خاص طور پر پاکستانی احمدی دعاؤں پر بہت زور دیں۔..........اس ملک کی تعمیر میں بھی جماعت احمدیہ نے بہت کردار ادا کیا ہے اور اس کے بچانے میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی دعائیں ہی کام آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جن شہید ڈاکٹرز کا مَیں نے ذکر کیا تھا اب ان کے کچھ کوائف بھی بتا دوں۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ 14 مارچ کو ڈیوٹی سے فارغ ہو کر یہ لوگ سوا تین بجے اپنے گھر پہنچے تو لگتا ہے کوئی پہلے سے وہاں چھپا ہوا تھا، جس نے ان دونوں کو بڑی بے دردی سے شہید کیا۔ دونوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ڈاکٹر شیراز باجوہ صاحب کی میت ان کے بیڈ روم میں تھی۔ ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے تھے۔ آنکھوں پہ پٹی باندھی ہوئی تھی۔ منہ میں روئی ٹھونسی ہوئی تھی اور گردن میں رسی کا نشان تھا یعنی پھندا ڈالا تھا۔ اور کئی رسیاں بھی سرہانے پڑی تھیں۔ ان کی ملازمہ جب شام کو آئی ہے تو اس نے ان کو دیکھا۔ کہتی ہے پہلے ان کی جو لاش تھی وہ پنکھے سے لٹک رہی تھی اور اسی طرح جوان کی اہلیہ ہیں ان کو ڈرائنگ روم میں اسی طرح باندھ کے چھوڑا ہوا تھا۔ منہ میں کپڑا تھا۔ دونوں، ڈاکٹر شیراز صاحب واپڈا ہسپتال ملتان میں آنکھوں کے سپیشلسٹ ڈاکٹر تھے اور ڈاکٹر نورین جو تھیں چلڈرن ہسپتال میں تھیں۔ یہ دونوں، احمدی غیر احمدی دونوں طبقوں میں بڑے ہر دلعزیز ڈاکٹر تھے۔ بڑا دھیما مزاج اور ہمدردانہ رویہ رکھنے والے تھے۔ یہ ان کی خاص پہچان تھی۔ کچھ عرصہ انہوں نے فضل عمر ہسپتال میں بھی کام کیا ہے اور یہ کالونی ایسی ہے کہ یہاں ہر طرف سے چار دیواری تھی۔ دیواروں کے اوپر باڑ لگی ہوئی تھی۔ گیٹ ہے۔ سکیورٹی ہے۔ اس کے باوجود اندر جا کے حملہ کرنے کا مطلب ہے کہ لازماً کوئی سازش کی گئی ہے۔ کیونکہ بغیر سکیورٹی چیک اس کالونی کے اندر کوئی جا ہی نہیں سکتا تھا۔ تو اس میں یہ سب شامل لگتے ہیں۔ دونوں اچھے قابل لائق ڈاکٹر تھے۔ 1998ء میں مضمون نویسی کا کوئی مقابلہ ہوا تھا جس میں ان کی اہلیہ کو ایک بڑا اعزاز بھی ملا تھا۔ کچھ عرصہ ہوا تھا کہ ان کی شادی ہوئی تھی اور ابھی ان کے بچے کوئی نہیں تھے۔ بالکل نوجوان تھے جیسا کہ بتایا کہ 37 سال اور 28 سال عمر تھی۔ ابھی مَیں انشاء اللہ تعالیٰ نماز کے بعد ان کا جنازہ غائب بھی پڑھوں گا۔ اس جنازہ غائب کے ساتھ کچھ اور جنازے بھی ہیں۔

ایک ڈاکٹر اسلم جہانگیری صاحب ہیں جو ہمارے امیر ضلع ہری پور ہزارہ تھے۔ ان کی 15 مارچ کو وفات ہوئی ہے۔ انہوں نے کچھ عرصہ نصرت جہاں کے تحت سیرالیون میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ پھر یہ بڑا لمبا عرصہ امیر رہے۔ ان پہ بھی چند مہینے پہلے قاتلانہ حملہ ہوا تھا اور چاقوؤں سے حملہ کیا گیا اور قاتل یہی کہتا تھا تم قادیانی ہو، تمہیں مارنے آیا ہوں۔ خیر وہ بچ گئے کیونکہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور وہ زخمی حالت میں تھے۔ لیکن بہرحال وفات کے وقت ان کی عمر 74 سال تھی۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ ان زخموں کی وجہ سے بھی ان میں کمزوری بڑھتی چلی گئی اور پھر بیمار بھی تھے۔ دل کا حملہ ہوا اور ان کی وفات ہوئی۔ موصی تھے۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی ہے۔

اسی طرح ایک جنازہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں شریف احمد صاحب کا ہے۔ یہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب کی بیٹی تھیں اور سیدہ مہر آپا صاحبہ کی بہن تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ماموں زاد بہن اور مخلص خاتون تھیں۔ ابھی جنازہ غائب میں ان کا بھی جنازہ شامل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اپنے قرب سے نوازے اور ان کی نیکیاں ان کے پیچھے جو ورثاء ہیں ان کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شمعِ فروزاں

روئے زمیں پہ دین کے سلطان تمہیں تو ہو
شمس و قمر سے بڑھ کے درخشاں تمہیں تو ہو

آئے تھے جس قدر بھی زمانے میں انبیاء
ہر شان میں سبھوں سے نمایاں تمہیں تو ہو

احسان آپ کا ہے ہر اک جاندار پر
خلق خدا میں رحمت یزداں تمہیں تو ہو

جورو جفا و ظلم و تعدی کے دور میں
ہم بیکسوں کے درد کے درماں تمہیں تو ہو

ابرِ سیاہ چھایا ہے دنیا میں ہر طرف
ظلمت کدے میں شمع فروزاں تمہیں تو ہو

دیں کا چمن تو بادِ خزاں سے ہے پائمال
شام بہار و صبح گلستاں تمہیں تو ہو

ہادیؔ پہ بھی نگاہ کرم ہو رسول پاکؐ
اس کی نظر میں آیت رحماں تمہیں تو ہو

ہادی۔ حکیم سید عبدالہادی مونگھیری

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم شیخ فرحت اللہ صاحب نائب امیر ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر ضلع کراچی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب الحمدللہ ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق Lower Vertebra میں Hair Line Fracture آ گیا ہے جو کہ قدرتی طور پر آٹھ سے بارہ ہفتوں میں ٹھیک ہو جائے گا۔ درد کی شدت کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ Pain Killer استعمال کر رہے ہیں لیکن ابھی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ بیگم اصغری رحمت اللہ صاحبہ بھی گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے والدین کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وتندرستی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب عرصہ 3,2 ماہ سے پیٹ کے عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیماری بڑھ گئی ہے اور فیصل ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

اسی طرح خاکسار کی پوتی پیٹ کے عوارض اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ بعمر 63 سال مورخہ 15/اپریل 2009ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔ اسی دن 3 بجے بعد دوپہر مظفر کالونی فیصل آباد میں نماز جنازہ ہوئی اور فیصل آباد کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں سے 4 بیٹے جن میں سے ایک شادی شدہ ہے اور 6 لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے 5 شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں جماعت سے ہر طرح سے تعلق اور بہت عقیدت تھی ملنسار دعا گو تھیں۔ احباب جماعت سے ان کے بلندی درجات اور مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مرزا مظفر احمد صاحب برلاس اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب آف راولپنڈی اور اہلیہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم ابن حضرت مرزا محمود بیگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود 5 سال تک کینسر کے عارضہ میں مبتلا رہنے کے بعد بقضائے الٰہی 85 سال کی عمر میں مورخہ 21/اپریل 2009ء کو حیدر آباد میں وفات پا گئیں۔ اسی دن بعد نماز عشاء مرحومہ کی نماز جنازہ حیدر آباد میں مکرم سہیل شہزاد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بفضل خدا تعالیٰ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا مرحومہ کے صاحبزادے مرزا مصور احمد صاحب اور پوتے عزیزم اویس احمد صاحب مرحومہ کا جسد خاکی حیدر آباد سے ربوہ لے کر آئے جہاں 22/اپریل 2009ء کو بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے کے بعد مکرم راجہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں 4 صاحبزادے مکرم مرزا مصور احمد صاحب، مکرم مرزا مبشر احمد صاحب، مکرم مرزا منور احمد صاحب اور خاکسار کے علاوہ 4 پوتوں اور 4 پوتیوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ سے دلی محبت کے جذبہ سے ہمیشہ سرشار رہتی تھیں مرحومہ اپنی شادی سے پہلے نوعمری کے زمانہ سے موصیہ تھیں اور اپنی زندگی کے آخری ایام تک جماعت کے چندے کی ادائیگی میں جوش وخروش اور فراخدلی سے حصہ لیتی رہیں مرحومہ نوعمری کے زمانہ سے ہی خدمت دین وسلسلہ کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتی رہیں مرحومہ بہت لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے عہدے پر گراں قدر خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ مرحومہ نے جماعت کے اور آس پڑوس کے 100 سے زائد بچوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل کی مرحومہ خود بھی شروع ہی سے آخری ایام تک نماز کی ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت کا خوش الحانی سے التزام کرتی رہیں۔ مرحومہ بہت عبادت گزار، نیک دل، پرہیزگار، متقی، حلیم الطبع، منکسر المزاج، سلیم الفطرت، مخلص اور دردمند خاتون تھیں مرحومہ صلہ رحمی کرنے والی اپنے تمام اہل خاندان اور خصوصاً اپنے سسرالی رشتہ داروں سے حسن سلوک اور محبت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ اسی طرح جماعت کی مالی تحریکات میں بھرپور حصہ لینے کے ساتھ ساتھ خصوصاً غریب، نادار اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کر کے روحانی تسکین محسوس کرتی تھیں مرحومہ انتہائی بلند حوصلہ اور بہادر خاتون تھیں اور اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں شکر کرنے والی تھیں مرحومہ نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد 26 سال تک کی بیوگی کی زندگی نہایت صبر وشکر بہادری اور بڑے حوصلہ کے ساتھ بسر کی اور صبر وحوصلہ وہمت کی قابل تقلید مثال قائم کی اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں شکر کرنے کے نتیجہ میں ان پر اللہ تعالیٰ نے بیشمار فضل وکرم فرمائے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ والدہ صاحبہ کی مغفرت فرمائے انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے ان کے درجات بلند فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

۞ مکرم چوہدری محمد خالد گورایہ صاحب سرپرست اعلیٰ رکشہ یونین ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 24/اپریل 2009ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہونے والے عہدیداران کی لسٹ میں عمومی نگران کے طور پر مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب کا نام سہواً رہ گیا ہے۔ وہ بھی چوہدری بشارت احمد صاحب کے ساتھ عمومی نگران ہیں۔

اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ

۞ ہر شخص حسب توفیق اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر ان احباب کو بھی یاد رکھئے جو الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے نام روزانہ اخبار جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

روس کا اخبار۔ پراودا

روس کا مشہور روزنامہ کمیونسٹ پارٹی کا ترجمان، 5 مئی 1912ء میں لینن گراڈ سے جاری ہوا تھا جس کا نام اس زمانے میں سینٹ پیٹرز برگ تھا (بعد میں پیٹروگراڈ اور آخر میں لینن گراڈ نام رکھا گیا)۔ لینن اس اخبار کا بانی تھا۔ بعدازاں 1917ء میں کمیونسٹ یا بالشویک برسراقتدار آ گئے تو یہ ماسکو سے جاری ہوا اور اب وہیں سے شائع ہوتا ہے۔ روسی زبان میں پراودا کا مطلب سچائی ہے۔ امریکہ کے ممتاز صحافی والٹر سکاٹ نے اس اخبار کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ماسکو کے قارئین پراودا کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں کوئی سچی خبر نہیں ہوتی۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

۞ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، پالش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خان
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خان

New Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل مل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email :alraheemsteel@hotmail.com

اہم معلومات برائے ٹیکنیکل تعلیم

حکومت پنجاب نے ٹیکنیکل تعلیم کے فروغ کے لئے "ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہوا ہے اس ادارہ کے تحت پنجاب کے ہر ضلع کی تحصیل میں ٹیکنیکل ٹریننگ کا ادارہ موجود ہے جس میں طلباء کے ساتھ ساتھ طالبات کے لئے بھی ٹیکنیکل ہنر سیکھنے کے مواقع موجود ہیں۔ یہ ادارے درج ذیل کورسز کرواتے ہیں۔

1۔ بی ٹیک آنرز۔ 2۔ بی ٹیک۔ 3۔ ڈی اے ای۔ 4۔ ڈپلومہ کورسز۔ 5۔ پوسٹ ڈپلومہ۔ 6۔ سرٹیفکیٹ کورسز۔ 7۔ ووکیشنل ڈپلومہ۔ (ان میں بڑی تعداد میں فیلڈز موجود ہیں جو اپنی دلچسپی اور شوق سے منتخب کی جا سکتی ہیں) جو طلباء و طالبات تعلیم چھوڑ چکے ہیں یا میٹرک کے بعد آگے تعلیم حاصل نہیں کرنا چاہتے ان کے لئے ٹیکنیکل تعلیم بہت مفید ہے۔ اس بارہ میں مزید معلومات www.tevta.org سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 5 مئی

طلوع فجر	4:51
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	7:53

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات

لائٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی، کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار گارنٹی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ایئر کنڈیشنر، ریفریجریٹر کے کمپریسر اور بی چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

ری پبلک کولنگ

ہبوبی کمات مین بازار فیصل آباد

فون: 041-2635374

موبائل: 0300-6652912

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا، اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز کو کیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شیزان ہوٹل لاہور

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:amcpk@hrain.net.pk

CELL#0300-4607400

اکسیر موٹاپا

موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا

کورس 3 ڈبیاں

NASIR

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

Mob: 0300-9491442

Mob:0300-4742974

TEL:042-6684032

دلہن جیولرز

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2½ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں

E-mail:bilal@cpp.uk.net

اشتہارات، شادی کارڈ، وزٹنگ کارڈز، بروشرز، لیبلز وغیرہ

خان پرنٹنگ پریس

مسلم روڈ بالمقابل فی بی ہسپتال چنیوٹ

047-6337152

0333-6711921

طالب دعا: قمر احمد

داؤد آٹوز

BEST QUALITY PARTS

ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، ویگن، آلٹو، FX، جیپ، کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینوئن اینڈ لوکل پارٹس

13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور

طالب دعا: عزیز احمد، محمد خاص، مجیب احمد، ناصر احمد

فون شوروم: 042-7700448-7725205

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نگینہ برتن سٹور

طالب دعا: چوہدری مبارک احمد

047-6332870

0300-7714390

چوک جھنگ ہیراں۔ چنیوٹ فون:

FIRST FLIGHT EXPRESS

World Wide Courier Service Through D.H.L Facility

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

Umer Ahmed. Tayyab Ahmed

For free pickup just call

900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore

042-7038097,042-5167717

Cell: 0304-4205332, 0300-4341851

Please visit site:www.firstflightexpress.com

City Immigration Advisors (CIA)

Immigration Made Easy

کینیڈا، آسٹریلیا، برطانیہ میں نئے رولز کے مطابق اب امیگریشن صرف 6 ماہ تا ایک سال میں حاصل کرنے کا سنہری موقع یقینی کامیابی کے لئے رابطہ کریں

اس کے علاوہ وزٹ ویزا، ٹورسٹ ویزا، اپیل، فیملی ری یونین سیٹلمنٹ اور

جلسہ سالانہ میں شرکت کے ویزا کے لئے رابطہ کریں۔

Contact CIA For FREE Assessment

Mian Roman Tabassum

(Advocate High Court)

City Group

Office#8, 4th Floor, Zohra Heights Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel: 042-5714050

Cell: 0321-6933319 E-Mail: romanadvocate@gmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil

JK STEEL

6-D Madina Steel Sheet Market Landa Bazar, Lahore

PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996

Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

!!Study Abroad!!

We provide Services to get admissions in U.K, USA, Canada, Ireland, Australia, New Zealand, Sweden & Finland.

MBBS/Engineering

China, Kyrgyzstan & Ukraine (Ahmadi (Male / Female Students already studying)

IELTS [7.0+ Bands; Guaranteed]

Join our IELTS classes by UK Qualified Teachers with Hostel facility

Students from other Cities / Countries can also contact us.

Education Concern®

Mr. Farrukh Luqman 0302 84 11 770

67-C, Faisal Town Lahore. Pakistan.

+92-42-517 7124/ 5162310

farrukh@educationconcern.com

www.educationconcern.com

افضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔

طالب دعا: عبدالستار، عمیر ستار

052-4292793 :فون شوروم 052-4592316 :فون رہائش

0300-9613255-6179077 :موبائل

Email:alfazal@skt.comset.net.pk

منور اینڈ سنز

فائر پلیس

منور ویشکش

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت

طالب دعا: منور احمد جاوید

+92-42-5118381

8462244

0333-4216664

سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لنجہ چوک لاہور پاکستان

پیج

جیولرز بیوٹیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ

0300-4146148

فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

FD-10

خوشخبری

جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

FAKHAR ELECTRONICS

فخر الیکٹرونکس

PH:042-7223347,7239347,7354873

Mob:0300-4292348,0300-9403614

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جوہر بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

جلسہ سالانہ U.K

جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں

Education Concern ®

رابطہ: ایجوکیشن کنسرن

فرخ لقمان: 0302-8411770

042-5162310

67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور